بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily

ALFAZL

RABWAH

بدور شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۴ اخاء ۱۳۴۵ھش ۔ ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۸۶ھ ۔ ۴ اکتوبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۳۰

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۳ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تین روز لاہور میں قیام فرمانے کے بعد کل مؤرخہ ۲ اکتوبر کو سوا بجے دوپہر بذریعہ موٹر کار ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہلِ ربوہ نے امیر مقامی محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی زیرِ قیادت لاریوں کے اڈہ سے قصرِ خلافت تک سڑک پر جمع ہو کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی احباب جن میں انصار، خدام اور اطفال بہت کثیر تعداد میں شامل تھے لاریوں کے اڈہ سے قصرِ خلافت تک سڑک کے ساتھ ساتھ قطار وار کھڑے تھے۔ جونہی حضور کی موٹر کار لاریوں کے اڈہ پر پہنچی احباب نے اھلاً و سھلاً و مرحبا۔ اللہ اکبر، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے لگا کر حضور کا استقبال کیا۔

حضور کی کار احباب کی قطاروں کے سامنے سے آہستہ آہستہ گزر کر قصرِ خلافت پہنچی۔ راستہ میں احباب باآوازِ بلند السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے جاتے تھے اور حضور ہاتھ ہلا کر اور زیرِ لب وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہہ کر سلام کا جواب دیتے جاتے تھے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے احاطہ میں پہنچ کر حضور موٹر کار سے باہر تشریف لائے اور وہاں موجود احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا اور پھر قصرِ خلافت میں تشریف لے گئے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کھانسی اور زکام کی وجہ سے طبیعت ابھی ناساز ہی ہے۔ احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● ربوہ ۔۔ سیدنا حضرت فضلِ عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تین سال تک خدمات بجالانے کے بعد گزشتہ ہفتہ بخیر و عافیت ربوہ واپس تشریف لے آئے آپ نے وہاں احمدیہ سیکنڈری سکول بو کے ہیڈ ماسٹر کے طور پر خدمات سرانجام دیں ۔۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سہ سالہ خدمات کے بعد آپ کا مرکزِ سلسلہ میں واپس تشریف لانا مبارک کرے اور آپ کو بیش از بیش خدمتِ اسلام اور خدمتِ سلسلہ کی توفیق سے نوازے آمین اللّٰھم آمین۔

● حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔" (افسر امانت تحریکِ جدید)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ

تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور دعائے فاتحہ میں لگے رہنا

"خدا کے ساتھ روحانی اور کامل تعلق پیدا ہونے کا ذریعہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے اسلام اور دعائے فاتحہ ہے یعنی اوّل اپنی تمام زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دینا اور پھر اس دعا میں لگے رہنا جو سورۃ فاتحہ میں مسلمانوں کو سکھلائی گئی ہے۔ تمام اسلام کا مغز یہ دونوں چیزیں ہیں اسلام اور دعائے فاتحہ۔ دنیا میں خدا تک پہنچنے اور حقیقی نجات کا پانی پینے کے لئے یہی ایک اعلیٰ ذریعہ ہے بلکہ یہی ایک ذریعہ ہے جو قانونِ قدرت نے انسان کی اعلیٰ ترقی اور وصالِ الٰہی کے لئے مقرر کیا ہے اور وہی خدا کو پاتے ہیں جو اسلام کے مفہوم کی روحانی آگ میں داخل ہوں اور دعائے فاتحہ میں لگے رہیں۔ اسلام کیا چیز ہے۔ وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر سچے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارا مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے۔ ایسے چشمہ میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں اور ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے یوں پیوند پکڑتی ہیں جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے۔ بجلی کی آگ کی طرح ایک آگ ہمارے اندر سے نکلتی ہے اور ایک آگ اوپر سے ہم پر اترتی ہے۔ ان دونوں شعلوں کے ملنے سے ہماری تمام ہوا و ہوس اور غیر اللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے اور ہم اپنی پہلی زندگی سے مر جاتے ہیں۔ اس حالت کا نام قرآن شریف کی رُو سے اسلام ہے۔ اسلام سے ہمارے نفسانی جذبات کو موت آتی ہے اور پھر دعا سے ہم از سرِ نو زندہ ہوتے ہیں۔ اس دوسری زندگی کے لئے الہامِ الٰہی ہونا ضروری ہے۔ اسی مرتبہ پر پہنچنے کا نام لقائے الٰہی ہے یعنی خدا کا دیدار اور خدا کا درشن ہے۔ اس درجہ پر پہنچ کر انسان کو خدا سے وہ اتصال ہوتا ہے کہ گویا وہ اس کو آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس کو قوت دی جاتی ہے اور اس کے تمام حواس اور تمام اندرونی قوتیں روشن کی جاتی ہیں اور پاک زندگی کی کشش بڑے زور سے شروع ہو جاتی ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۹، ۱۳۰)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۶۶ء

یقین کے تین مدارج

کائنات کے اس پُر حکمت کارخانہ کو دیکھ کر صانع کائنات کے وجود پر ایک عقلی دلیل قائم ہوتی ہے۔ مگر یہ علم الیقین کا درجہ رکھتی ہے۔ انسان کے علاوہ خود انسان کے ضمیر کی آواز بھی علم الیقین کی حد تک اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایک دلیل ہے۔ یعنی فطرت انسانی بھی فاطر السماوات کے وجود کی طرف راہ نمائی کرتی ہے۔ تفصیل اصل مقام پر ملاحظہ ہو۔ مگر اس درجہ کے اوپر عین الیقین کا درجہ ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اس پر ایک اور مرتبہ ہے جو عین الیقین کہلاتا ہے۔ اور اس مرتبہ سے اس طور کا علم مراد ہے کہ جب ہمارے یقین اور اس چیز میں جس پر کسی نوع کا یقین کیا گیا ہے۔ کوئی درمیانی واسطہ نہ ہو۔ مثلاً ہم قوت شامہ کے ذریعہ سے ایک خوشبو یا بدبو کو معلوم کرتے ہیں۔ اور یا ہم قوت ذائقہ کے ذریعہ سے شیریں یا نمکین پر اطلاع پاتے ہیں۔ یا قوت حاسہ کے ذریعہ سے گرم یا سرد کو معلوم کرتے ہیں۔ تو یہ تمام معلومات ہمارے عین الیقین کی قسم میں داخل ہیں۔ مگر عالم ثانی کے بارے میں ہمارا علم الیقیات تب عین الیقین کی حد تک پہنچتا ہے۔ کہ جب خود بلا واسطہ ہم الہام پاویں۔ خدا کی آواز کو اپنے کانوں سے سنیں اور خدا کے صاف اور صحیح کشفوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ہم بے شک کامل معرفت کے حاصل کرنے کے لئے بلا واسطہ الہام کے محتاج ہیں۔ اور اس کامل معرفت کا سامان میسر نہیں کی۔ تو یہ پیاس اور بھوک ہمیں کیوں لگا دی ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۸۶)

الہام سے کیا مراد ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی وضاحت کرتے ہیں:-

"الہام کے لفظ سے اس جگہ یہ مراد نہیں ہے کہ سوچ اور فکر کی کوئی بات دل میں پڑ جاوے۔ جیسا کہ جب شاعر شعر کے بنانے میں کوشش کرتا ہے۔ یا ایک مصرع بنا کر دوسرا سوچتا رہتا ہے۔ تو دوسرا مصرع دل میں پڑتا ہے۔ سو یہ دل میں پڑ جانا الہام نہیں ہے بلکہ یہ خدا کے قانون قدرت کے موافق اپنے فکر اور سوچ کا ایک نتیجہ ہے۔ جو شخص اچھی باتیں سوچتا ہے یا بری باتوں کے لئے فکر کرتا ہے۔ اس کی تلاش کے موافق کوئی بات ضرور اس کے دل میں پڑ جاتی ہے۔ ایک شخص مثلاً نیک اور راستباز آدمی ہے جو سچائی کی حمایت میں چند شعر بناتا ہے۔ اور دوسرا شخص جو ایک گندہ اور پلید آدمی ہے اپنے شعروں میں جھوٹ کی حمایت کرتا ہے۔ اور راستبازوں کو گالیاں نکالتا ہے۔ تو بلاشبہ یہ دونوں کچھ نہ کچھ شعر بنا لیں گے۔ بلکہ کچھ تعجب نہیں کہ وہ راستبازوں کا دشمن جو جھوٹ کی حمایت کرتا ہے باعث دائمی مشق کے اس کا شعر عمدہ ہو۔ سو اگر صرف دل میں پڑ جانے کا نام الہام ہے۔ تو پھر ایک بدمعاش شاعر جو راستبازی اور راستبازوں کا دشمن اور ہمیشہ حق کی مخالفت کے لئے قلم اٹھاتا اور افتراؤں سے کام لیتا ہے۔ خدا کا ملہم کہلائے گا۔ دنیا میں ناولوں وغیرہ میں جادو بیانیاں پائی جاتی ہیں۔ اور تم دیکھتے ہو کہ اس طرح سراسر باطل مگر مسلسل مضمون لوگوں کے دلوں میں پڑتے ہیں۔ کیا ہم ان کو الہام کہہ سکتے ہیں؟ بلکہ اگر الہام صرف دل میں بعض باتیں پڑ جانے کا نام ہے تو ایک چور بھی ملہم کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ بسا اوقات فکر کر کے اچھے اچھے طریق نقب زنی کے نکال لیتا ہے اور عمدہ عمدہ تدبیریں ڈاکہ مارنے اور خون ناحق کرنے کی اس کے دل میں گزر جاتی ہیں۔ تو کیا لائق ہے کہ ہم ان تمام ناپاک طریقوں کا نام الہام رکھ دیں۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ ان لوگوں کا خیال ہے۔ جن کو اب تک اس سچے خدا کی خبر نہیں جو آپ خاص مکالمہ سے دلوں کو تسلی دیتا اور ناواقفوں کو روحانی علوم سے معرفت بخشتا ہے۔

الہام کیا چیز ہے۔ ہو وہ پاک اور قادر خدا کا ایک برگزیدہ بندہ کے ساتھ یا اس کے ساتھ جس کو برگزیدہ کرنا چاہتا ہے۔ ایک زندہ اور با قدرت کلام کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔ سو جب یہ مکالمہ اور مخاطبہ کافی اور تسلی بخش سلسلہ کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے۔ اور اس میں خیالات فاسدہ کی تاریکی نہ ہو۔ اور نہ غیر مکتفی اور چند بے سرو پا لفظ ہوں اور کلام لذیذ اور پُر حکمت اور پُر شوکت ہو تو وہ خدا کا کلام ہے۔ جس سے وہ اپنے بندے کو تسلی دینا چاہتا ہے۔ اور اپنے تئیں اس پر ظاہر کرتا ہے۔ ہاں کبھی ایک کلام محض امتحان کے طور پر ہوتا ہے۔ اور وہ پورا اور بابرکت سامان ساتھ نہیں رکھتا۔ اس میں خدا تعالیٰ کے بندے کو اس کی ابتدائی حالت میں آزمایا جاتا ہے۔ تا وہ ایک ذرہ الہام کا مزا چکھ کر پھر واقعی طور پر یا تا حال و قال سچے ملہموں کی طرح بناوے۔ یا ٹھوکر کھاوے۔ پس اگر وہ حقیقی راستبازی صدیقوں کی طرح اختیار نہیں کرتا۔ تو اس نعمت کے کمال سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور صرف بے ہودہ لاف زنی اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ کروڑہا نیک بندوں کو الہام ہوتا رہا ہے۔ مگر ان کا مرتبہ خدا کے نزدیک ایک درجہ کا نہیں بلکہ خدا کے پاک نبی جو پہلے درجہ پر کمال صفائی سے خدا کا الہام پانے والے ہیں۔ وہ بھی مرتبہ میں برابر نہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض۔

یعنی بعض نبیوں کو بعض نبیوں پر فضیلت ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ الہام محض فضل ہے۔ اور فضیلت کے وجود میں اس کو دخل نہیں بلکہ فضیلت اس صدق اور اخلاص اور وفاداری کی قدر پر ہے۔ جس کو خدا جانتا ہے۔ ہاں الہام بھی اگر اپنی بابرکت شرائط کے ساتھ ہو تو وہ بھی ان کا ایک پھل ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر اس رنگ میں الہام ہو کر بندہ سوال کرتا ہے۔ اور خدا اس کا جواب دیتا ہے۔ اسی طرح ایک ترتیب کے ساتھ سوال و جواب ہو۔ اور الٰہی شوکت اور نور الہام میں پایا جاوے۔ اور علوم غیب اور معارف صحیحہ پر مشتمل ہو۔ تو وہ خدا کا الہام ہے۔ خدا کے الہام میں یہ ضروری ہے کہ جس طرح ایک دوست دوسرے دوست سے مل کر باہم ہم کلام ہوتا ہے۔ اسی طرح رب اور اس کے بندے میں ہمکلامی واقع ہو اور جب یہ کسی امر میں سوال کرے تو اس کے جواب میں ایک کلام لذیذ فصیح خدائے تعالیٰ کی طرف سے سنے جس میں اپنے نفس اور فکر اور غور کا کچھ بھی دخل نہ ہو۔ اور وہ مکالمہ مخاطبہ اس کے لئے موہبت ہو جائے۔ تو وہ خدا کا کلام ہے۔ اور ایسا بندہ خدا کی جناب میں عزیز ہے۔ مگر یہ درجہ کہ الہام بطور موہبت ہو اور زندہ اور پاک الہام کا سلسلہ اپنے بندہ سے خدا کو حاصل ہو۔ اور صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ ہو۔ یہ کسی کو نہیں ملتا۔ بجز ان لوگوں کے جو ایمان اور اخلاص اور اعمال صالحہ میں ترقی کریں۔ اور نیز اس چیز میں جس کو ہم بیان نہیں کر سکتے۔ سچا اور پاک الہام الوہیت کے بڑے بڑے کرشمے دکھلاتا ہے۔ بارہا ایک نہایت چمکدار نور پیدا ہوتا ہے۔ اور ساتھ اس کے پُر شوکت اور ایک چمکدار الہام آتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ ملہم اس ذات سے باتیں کرتا ہے۔ جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ دنیا میں خدا کا دیدار یہی ہے کہ خدا سے باتیں کرے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۸۸ تا صفحہ ۱۹۲)

○— حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

طبقاتی کشمکش صرف اسلام ہی دور کر سکتا ہے

(از مکرم عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے)

انیسویں صدی کے وسط میں اشتراکی نظام یورپ کے بعض ملکوں میں سرمایہ داری اور آمریت کے خلاف شدید ردِّ عمل کے طور پر ظاہر ہوا۔ یہ ردِّ عمل اتنا شدید تھا کہ روس میں صدیوں کی بادشاہت اور جرمنی میں آمریت کی گرفت اس کے نتیجے کے طور پر نہ صرف تباہ ہو گئی بلکہ اس کا اثر دوسرے ملکوں میں بھی ظاہر ہوا۔ چنانچہ انگلستان میں ۱۸۴۸ء میں صنعتی انقلاب ہوا اور وہاں معاشی طور پر ایک نچلا طبقہ آہستہ آہستہ عروج پر آنا شروع ہوا۔ یہ طبقہ 'مزدوروں کی تنظیم' یا 'Labour Organization' کے نام سے موسوم ہوا۔ یہ تنظیم پہلے پہل تو معمولی درجہ پر تھی پھر اس کی شاخیں دیگر ممالک میں پھیلنی شروع ہوئیں اور آج صرف یورپ میں ہی روس کے علاوہ ہنگری، زیکوسلواکیہ اور پولینڈ جیسے ممالک میں یہ آہنی تنظیم موجود ہے اور اس کے اثرات دنیا کے دیگر ممالک میں بھی پھیل رہے ہیں۔ اس تحریک کا آغاز کیوں اور کن وجوہات کی بناء پر ہوا؟ یہ ایک ہمہ گیر سوال ہے جس پر اب تک درجنوں کتب اور رسائل تصنیف کئے جا چکے ہیں مگر کارل مارکس جو اس فلسفہ کا بانی تھا اپنے نظریات اس مفروضے پر قائم کرتا ہے کہ

"اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ تاریخ درحقیقت دو قسم کے طبقات کی آویزش کا نام ہے۔ آزاد اور غلام، زمیندار اور کاشتکار، اور ظالم اور مظلوم ہمیشہ آپس میں دست و گریباں رہے ہیں۔ ان کی جنگ کبھی علانیہ ہوتی ہے اور کبھی خفیہ۔ اور اس جنگ کے نتیجے میں یا تو معاشرہ ایک کامل انقلاب کی زد میں آ گیا ہے اور یا پھر جنگ کرنے والے دونوں طبقے پس کر رہ گئے ہیں"

(کمیونسٹ مینی فیسٹو پیرا ۱)

مارکس اس جنگ کو ختم کرنے کا طریق یہ بتاتا ہے کہ ہم ایسا نظام قائم کریں جس میں یہ طبقے سرے سے موجود ہی نہ رہیں۔ جب سرمایہ اور مزدور باقی نہ رہیں گے تو یہ جنگ بھی نہ رہے گی۔ اور اس طرح دنیا کو امن نصیب ہو گا۔

بظاہر یہ حل معقول نظر آتا ہے اور انسان خیال کرتا ہے کہ ممکن ہے کوئی ایسا نظام عمل میں آ سکے جس میں اس قسم کی کشمکش باقی نہ رہے۔ لیکن اگر انسانی فطرت کا جائزہ لیا جاوے اور ایک ملک تو کیا صرف ایک خاندان کے افراد کی صلاحیتوں کو ہی بغور دیکھا جاوے تو یہ خام خیالی نہ صرف ایک سراب نظر آتی ہے بلکہ یہ نظامِ فطرت کے بھی خلاف نظر آتا ہے۔ ایک ہی خاندان کو جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص صحت مند اور ہشیار ہے تو کوئی بیمار اور معذور ہے۔ کوئی جسمانی لحاظ سے طاقتور ہے تو کوئی ذہنی طور پر سمجھدار اور ذہین ہے مگر صحت کے اعتبار سے کمزور ہے۔ غرض کہ بیسیوں قسم کے ذہنی اور جسمانی اختلافات ایک ہی خاندان کے افراد میں موجود ہوتے ہیں مگر ان صلاحیتوں کے تفاوت کو مٹانے کا یہ طریق نہیں کہ خاندان کو ہی ختم کر دیا جاوے۔ یا یہ کہ ہر شخص سے اس کی قوتِ ارادی چھین کر اُسے ایک ہی ڈنڈے سے ہانک دیا جاوے بلکہ فطرت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر شخص اپنی بساط کے مطابق جد و جہد کرے اور پھر یہ کہ وہ اپنی جدّ و جہد کا پھل بھی کھائے۔ اگر ہم جد و جہد کرنے والے سے اس کا پھل چھین لیں گے تو نہ صرف وہ جد و جہد ہی نہیں کرے گا بلکہ وہ شخص کیا کوئی دوسرا شخص بھی اُس میدان میں آنے کی کوشش نہیں کریگا۔ البتہ یہ امر بالکل معقول ہے کہ جد و جہد جائز ذریعے سے کی جاوے، اور نہ صرف جائز اور مستحسن ذرائع ہی کام میں لائے جائیں بلکہ اسلام کے حکم کے مطابق اِن جائز ذرائع سے حاصل ہونے والے پھلوں میں اُن لوگوں کا بھی حصہ مقرر کیا جائے جو کسی مجبوری کے ماتحت اِن ذرائع کو کام میں نہیں لا سکتے۔ یہی سپرٹ صحیح معاشرہ قائم کرتی ہے اور معاشرے میں "عمل اور پھل کے" توازن کو قائم رکھتی ہے۔

مگر مارکس اور اینجلز نے جو مفروضہ قائم کیا وہ نہ صرف فطرت کے صریح خلاف تھا بلکہ تاریخ کے بھی بالکل برعکس ہے۔ تاریخ میں کوئی عالمگیر جنگ "طبقاتی کشمکش" کے نتیجے میں ہرگز نہیں ہوئی بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اگر کہیں غلاموں اور پسماندہ طبقہ کے افراد کو سہارا دیا گیا ہے یا اُن کے مفاد کی خاطر جد و جہد کی گئی ہے تو وہ اُن لوگوں کی طرف سے کی گئی ہے جو غلام اور پسماندہ نہیں تھے بلکہ فقط خدا ترسی اور نیک نیتی سے اُن کے لئے دلی ہمدردی رکھتے تھے۔ امریکہ میں ابراہام لنکن اور براؤن جیسے لوگوں نے غلاموں کے مفاد کو سہارا دیا اور اُن کی خاطر خود اپنے ہم وطنوں سے برسرِ پیکار ہوئے۔ اسلامی تاریخ میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف غلاموں کی آزادی کا حکم دیا بلکہ آپؐ نے اپنے غلاموں میں محبت اور وفاداری کی ایسی روح پھونکی کہ انہوں نے انتہائی خوشی اور سکینتِ قلب کے ساتھ اسلام کی خاطر انتہائی قربانیاں دیں۔ ہمیں دنیا کی تاریخ میں ایک بھی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا جس میں دو یا دو سے زیادہ ممالک کے 'غلام' یا 'مزدور' ایک جگہ اکٹھے ہو گئے ہیں اور انہوں نے ایک تیسرے ملک کے سرمایہ دار طبقے کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا ہو۔ خود ہندوستان میں اچھوت اقوام لاکھوں کی تعداد میں موجود ہیں مگر ہندوستان کا مشہور مؤرخ پروفیسر برج نرائن لکھتا ہے:۔

"اگر تاریخ اس چیز کا نام ہے کہ دو طبقات آپس میں جنگ کریں یا اقتصادی بنیادوں پر ایک دوسرے سے لڑائی چھیڑ دیں تو پھر ہندوستان کی کوئی تاریخ نہیں ہے"

("مارکسزم مردہ ہے" صفحہ ۱۱)

پس یہ کہنا کہ تاریخ صرف طبقاتی آویزش کا نام ہے صریحاً غلط ہے۔ رہا یہ سوال کہ کیا روس میں اشتراکی نظام کے قیام کے بعد طبقاتی کشمکش ختم ہو چکی ہے؟ یا یہ وہاں اقتصادی توازن ایسے رنگ میں قائم ہو گیا ہے کہ ایک فرد اور دوسرے فرد کے درمیان کوئی بُعد نہیں رہا یا ان میں کوئی مالی تفاوت نہیں؟

اس سلسلے میں ایک بین الاقوامی اقتصادی ماہر مارکس ایسٹ مین کی رپورٹ ملاحظہ فرمائیے جو انہوں نے مختلف روسی کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی اجرتوں کے متعلق اور ان کی درجہ بندی کے متعلق ترتیب دی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"روسی کانوں میں ایک عام کام کرنے والا مزدور اگر وہ سٹالنسٹ یا پراودا پارٹی سے تعلق نہ رکھتا ہو ۴۰۰/- سے ۵۰۰/- روبل ماہوار تنخواہ پاتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس گروہ سے تعلق رکھتا ہو تو ۱۶۰۰/- روبل تک تنخواہ لیتا ہے۔ اسی طرح اگر سپیشلسٹ انجینئر کے معاوضے کو دیکھا جاوے تو بعض اوقات اس کی تنخواہ ۸۶۰۰/- روبل تک ہوتی ہے۔ اور فنی کام کرنے والوں کا دوسرے لوگوں کے ساتھ تو کوئی موازنہ ہو ہی نہیں سکتا"

(New International Feb. 1936)

اسی طرح سڈنی اور ویبس (Sidney Webbs) کی مشہور کتاب "سوویٹ کمیونزم" میں، فاضل مصنفین یوں رقمطراز ہیں:۔

"وہ خوفناک اقتصادی تفاوت جو روسی نظام میں اس وقت رائج ہے اگر اس کا بنظرِ غور مطالعہ کیا جاوے تو وہ امریکہ کے سرمایہ دارانہ نظام سے کسی قدر کم بھی ہو تو برطانوی نظام سے تو بہرحال زیادہ ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ یہ اقتصادی خلیج اور تفاوت دن بدن زیادہ ہو رہی

ہے"۔
(Soviet Communism
P. 1207)

ناظرین ملاحظہ فرماویں کہ اشتراکی منصوبہ بندوں کے بلند بانگ دعوے کہ ہم طبقاتی کشمکش ختم کر دیں گے اور ایک ایسی سوسائٹی کی داغ بیل ڈالیں گے جس میں اِس کشمکش کا احساس تک باقی نہ ہو گا۔ کہاں تک صحیح ہے! واقعہ یہ ہے کہ یہ کشمکش خواہ ایک خاندان میں ہو یا ملک میں ہو اُس وقت تک باقی رہے گی جب تک اس کے ازالہ کیلئے فطرت کے مطابق ذرائع اختیار نہ کئے جاویں۔ کاش دنیا اسلام کی عالمگیر تعلیم پر نظر ڈالے۔ تاریخ زندہ ثبوت ہے اِس حقیقت کا کہ اِس تعلیم پر عمل کے نتیجے میں طبقاتی کشمکش نہ صرف ختم ہو گئی بلکہ معاشرے کے مختلف پہلوؤں میں ایسی یگانگت اور ایسی رواداری پیدا ہوئی جو دنیا میں چھوٹے اور بڑے، کالے اور گورے اور غریب اور امیر کے قلبی اتحاد کا ایک آئینہ بن گئی +

تقریب شادی

مؤرخہ ۲۸ر ستمبر ۱۹۶۶ء کو خواجہ برکت اللہ صاحب طاہر ایم۔ اے ابن خواجہ رحمت اللہ صاحب مرحوم کی تقریب شادی عمل میں آئی ان کا نکاح گزشتہ سال ۱۵ر اکتوبر ۶۵ء کو محترمہ سراج بی صاحبہ کارکن دفتر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کی بیٹی شمس النساء صاحبہ ایم۔ اے (سٹوڈنٹ) سے بعوض ۵۰۳۲ روپے حق مہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ بعد نماز عصر لجنہ اماءاللہ کے ہال میں منعقد ہوئی جس میں متعدد بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت شامل ہوئے۔ حافظ محمد صدیق صاحب نے تلاوتِ قرآن مجید کی جس کے بعد نصیر الحق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم پڑھی۔ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بوجہ ناسازیٔ طبع تشریف نہ لا سکے اس لئے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

اگلے روز خواجہ برکت اللہ صاحب کی والدہ حمیدہ بیگم صاحبہ کارکن دفتر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ نے اپنے مکان پر ان کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے احباب شامل ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مؤرخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ر جنوری ۱۹۶۷ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو گا

"چونکہ اس سال رمضان المبارک وسط دسمبر سے شروع ہو رہا ہے اس لئے مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جلسہ سالانہ وسط جنوری کے بعد ہو۔ اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کا جلسہ سالانہ دسمبر کی بجائے انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶-۲۷-۲۸ر جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات جمعہ۔ ہفتہ منعقد ہو گا۔ عہدیدارانِ جماعت احباب کو تاریخوں کی اس تبدیلی سے مطلع فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

قرآنی علوم سے استفادہ کا طریق

(مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان و صنعت و تجارت)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جب سے مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے ہیں آپ نہایت درد بھری نصائح قرآن کریم کے پڑھنے۔ پڑھانے۔ سیکھنے اور سکھانے اور اس کے پھیلانے کے لئے خطبات میں فرما رہے ہیں۔ حضور کے دل میں ایک جوش ہے کہ جماعت کا کوئی فرد بھی اس نعمتِ غیر مترقبہ سے محروم نہ رہے۔ انسانی زندگی کا یہی ایک لائحہ عمل ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس پاک کلام کا نزول ایسے ذی شان نبی سید ولد آدم فخر الانبیاء خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر فرمایا جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا لولاک لما خلقت الافلاک۔ اور جب سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحابہ کرام نے اپنی آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کیلئے حضور کے خلق کے متعلق حضورؐ کے وصال کے بعد استفسار کیا تو انہوں نے فرمایا کان خلقہ القرآن اور اسوہ رسولؐ کے بارے میں اسی کلامِ پاک میں خدا تعالےٰ نے فرمایا لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ پھر خود خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں پر رحم فرماتے ہوئے اس پاک کلام کے محفوظ رکھے جانے کی ذمہ داری لی اور فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہٗ لحافظون۔ اسی لئے ہمارے موجودہ آقا کے دل میں پدرانہ شفقت نے جوش مارا ہے اور آپ بار بار ہم سب کو یہی نصیحت فرما رہے ہیں کہ اس دائمی خزانہ اور علوم کی کان سے کوئی احمدی محروم نہ رہے بلکہ دنیا کے ہر فرد تک ہم اس پاک کلام کو پہنچائیں تا ہر انسان اس نعمت سے فائدہ اٹھائے۔

اس سے فائدہ حاصل کرنے کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دو اہم ارشادات احباب کی آگاہی کے لئے پیش ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"تقوےٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنی اللہ تعالےٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو عالم ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہے کہ حقیقی علم خشیت اللہ کو پیدا کر دیتا ہے اور خدا تعالےٰ نے علم کو تقوےٰ سے وابستہ کیا ہے کہ جو شخص پورے طور پر عالم ہو گا اس میں ضرور خشیۃ اللہ پیدا ہو گی۔ علم سے مراد میری دانست میں علم القرآن ہے۔ اس سے فلسفہ سائنس یا اور علوم مروجہ مراد نہیں کیونکہ ان کے حصول کے لئے تقوےٰ اور نیکی کی شرط نہیں۔ بلکہ جیسے ایک فاسق فاجر ان کو سیکھ لیتا ہے ویسے ہی ایک دیندار بھی۔ لیکن علم القرآن بجز متقی اور دیندار کے کسی دوسرے کو دیا ہی نہیں جاتا۔"

(صفحہ ۳۰۳ ملفوظات جلد ہشتم (روحانی خزائن ۲))

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے خاکسار کی درخواست پر تفسیر کبیر جلد ۳ (جو سب سے پہلے شائع ہوئی تھی) کے میرے ذاتی نسخہ پر اپنے اس غلام کی ہدایت کے لئے اپنے دستِ مبارک سے ۱۲/۱/۱۹۴۱ کو یہ نوٹ تحریر فرمایا:-

"قرآن کریم خدا کا کلام اور اس کا ہدایت نامہ ہے اور سب برکتیں اس میں جمع ہیں اسے مزید برکت کسی نے کیا دینی ہے اصل برکت یہی ہے کہ انسان اسے غور سے پڑھے عمل کی نیت سے پڑھے اور اپنے ذاتی خیالات سے آزاد ہو کر پڑھے اور بار بار پڑھے تا کہ اس کے علوم دل میں جذب ہو جائیں اور مستقل طور پر افکار پر حاوی ہو جائیں۔ تب اور صرف تب انسان اس سے حقیقی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ بس اس کے لئے کوشش کرنی چاہیئے اور اس سے کم پر صبر نہیں کرنا چاہیئے۔

خاکسار مرزا محمود احمد" ۱۲-۱-۴۱

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

چند سوالات کے جوابات

(نظارت اصلاح وارشاد)

لاہور سے ایک دوست نے چند سوالات بھیجے ہیں۔ اُن کا جواب مختصراً ذیل میں دیا جاتا ہے۔

۱۔ سوال: کیا سہرا باندھنا جائز ہے؟

جواب: (۱) سہرے کا طریق بدعت ہے۔ (الفضل ۴؍جنوری ۱۹۳۶ء)

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ انسان کو گھوڑا بنانے والی بات ہے۔

(الفضل ۲۰؍اپریل ۱۹۴۶ء)

۲۔ سوال:۔ کیا قبر پر پھولوں کی چادر چڑھانا جائز ہے۔

جواب:۔ (۱) حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ایک شخص نے دریافت کیا۔ کیا میت کی روح کو خوش کرنے کی نیت سے قبر پر پھول چڑھانا جائز ہے۔

جواب: حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ اس سے میت کی روح کو کوئی خوشی نہیں ہوسکتی اور یہ ناجائز ہے۔ اس کا کوئی اثر قرآنی احادیث سے ثابت نہیں۔ اسکے بدعت اور لغو ہونے میں کوئی شک نہیں۔

(بدر ۱۲؍اگست ۱۹۰۹ء)

(۲) مرحوم میاں سعید احمد صاحب پسر جناب مرزا عزیز احمد صاحب کا تابوت جب لندن سے آیا تو بچوں والے قبرستان میں دفن کیا جانے لگا۔ حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ کسی نے قبر پر کچھ پھول بکھیرنے چاہے، لیکن حضور نے اسے روک دیا۔ اور فرمایا۔ کہ یہ جائز نہیں اس طرح بدعت کا راستہ کھلتا ہے۔

(الفضل ۲؍اگست ۱۹۵۶ء)

۳۔ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب آف اچھے پور کی روایت ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (ایدہ اللہ) کی ولایت سے واپسی پر (پہلی مرتبہ) گلے میں ہار ڈالے گئے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر تشریف لے گئے۔ حضور فرماتے ہیں۔ میرے دل نے چاہا کہ تمام پھولوں کے ہار اتار کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر چڑھا دوں مگر اس کی شریعت میں اجازت نہیں ہے اسلئے میں نے ایسا نہیں کیا۔

(۳) سوال:۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں اور معلمات میں بے پردگی ہو رہی ہے۔ کیونکہ اکثر حالات میں مخلوط تعلیم کا رواج ہے۔

جواب: (۱) قرآن کریم میں مومن عورتوں کیلئے حکم ہے۔ یدنین علیهن من جلابیبهن (احزاب ع ۸) کہ بڑی چادروں کے ساتھ پردہ کریں۔

(۲) سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

ہدایت یہ ہے کہ کالج کی لڑکیاں پردہ کر کے بیٹھیں۔ اگر پردہ کے بغیر نہیں پڑھ سکتیں۔ تو نہ پڑھیں۔ حضرت عائشہؓ کوئی ایم اے تھیں (رپورٹ ۲۶ء) پرائیویٹ سیکرٹری

(۳) تجویز کو منظور کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"میں کثرت رائے کے حق میں فیصلہ کرتا ہوں کہ مخلوط تعلیم کی صورت میں بھی بے پردگی درست نہیں سمجھی جاسکتی نظارت تعلیم کو اس کے انسداد کے متعلق جماعت میں ایک عام اعلان کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہر شخص کو علم ہو جائے۔ کہ مرکز اس بارہ میں کیا رائے رکھتا ہے۔ اسکے بعد جو لوگ اس جرم کے مرتکب ہوں ان سے جواب طلبی کی جائے اور اصلاح کی طرف توجہ دلائی جائے اگر تنبیہ کے باوجود ان کی اصلاح نہ ہو۔ تو انہیں سزا دی جائے۔ جس کی حد اخراج از جماعت تک ہوسکتی ہے۔

رپورٹ شاورت ۱۹۳۳ء

الفضل ۲۲؍اپریل ۱۹۶۵ء

(۴) حضور فرماتے ہیں:۔

بہت سی لڑکیاں محض روٹی کمانے کے لئے اور نوکری کرنے کے لئے پڑھ رہی ہیں۔ حالانکہ عورت کا کام نوکری کرنا نہیں ہے۔ یہ عورتوں کی ملازمتوں کا دستور مغربیت کی لعنتی یادگاروں میں سے ایک یادگار ہے۔ اسلام نے روپیہ بہم پہنچانا مرد کے ذمہ لگایا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الرجال قوامون علی النساء الخ ....

پس نیک عورتوں کو چاہیئے۔ کہ بجائے کسی دوسری طرح اپنے اوقات خرچ کرنے کے مردوں کی حفاظت اور نگرانی میں اپنے اوقات بسر کریں اور مردوں کی غیر حاضری جبکہ وہ کسب معیشت کے لئے باہر گئے ہوئے ہوں اللہ تعالیٰ کی مدد سے ان امانتوں کی حفاظت کریں جو ان کے سپرد کی گئی ہیں یعنی امور خانہ داری کی طرف متوجہ ہوں۔ بچوں کی تربیت کریں۔ گھر اور محلہ کے اخلاق کو درست رکھیں۔

(الفضل ۱۱؍جولائی ۱۹۳۳ء)

۴۔ سوال۔ تعویذ کے متعلق ہمارا مسلک کیا ہے۔

جواب۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"تعویذات و دم جن میں شرک نہ ہو۔ تو وہ درست ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود اور آپ کی امت کا اب تک قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس تعویذ ہے اور الحمد کا دم کرنا احادیث سے ثابت ہے اور گلے میں تعویذ لٹکانا عبداللہ بن عمروؓ سے ثابت ہے (بدر ۱۳؍دسمبر ۱۹۰۸ء)

جواب (۲):۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"آج بھی حقیقت سے ناواقف لوگ سب سے یہی سوال کرتے ہیں کہ کوئی ایسا منتر بتایا جائے۔ جس سے دشمن زیر ہو جائے۔ کوئی ایسا منتر ہو جس سے محبت کا سکہ خاوند کے دل میں جم جائے۔ کوئی ایسا تعویذ ہو جس سے سب مشکلات اور مصائب دور ہو جائیں۔ وہ کوشش کرنے کو بناوٹ اور سعی کو دھوکا اور محنت کو وہم خیال کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک اگر کسی بات میں حقیقت ہے تو وہ منتر ہے۔ کیونکہ اس سے ان کے خیال میں بغیر کوشش اور جدوجہد کے دشمن زیر ہو جاتا ہے اور ہر ایک مقصد حاصل ہو جاتا ہے

(الفضل ۱۲؍مارچ ۱۹۱۹ء) نیز حضور فرماتے ہیں۔ "مصیبت کے اوقات میں بعض انسان شرک میں پڑ جاتے ہیں۔ مگر اسکی وجہ ناامیدی ہوتی ہے۔ بے شک مصائب آئیں۔ مگر توکل الٰہی کا دامن نہ چھوڑنا چاہیئے"

پھر اگر تمہاری کشتی بھنور میں ہوگی۔ تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اُسکو باہر نکال دے گا (ایضاً)

۵۔ چالیسواں اور قل وغیرہ کرنا کیسا جائز ہے

جواب۔ ایک شخص کا سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا کہ چہلم کرنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ یہ رسم سنت سے باہر ہے۔

(۲) قل خوانی کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہے دعا اور استغفار میت کو پہنچتی ہے۔

(بدر ۱۴؍فروری ۱۹۰۸ء)

"ہاں یہ ضرور ہے کہ ملانوں کو اس سے ثواب پہنچ جاتا ہے۔ اگر انہیں کو مردہ تصور کر لیا جائے تو ہم مان لینگے ہمیں تعجب ہے۔ کہ یہ لوگ ایسی باتوں پر امید کیسے باندھ لیتے ہیں۔ دین اسلام تو ہم کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے۔ اس میں ان باتوں کا نام تک نہیں۔ صحابہ کرامؓ بھی فوت ہوئے کیا کسی کے قل پڑھے گئے۔ صدہا سال کے بعد اور بدعتوں کی طرح یہ بھی ایک بدعت نکل آئی ہوئی ہے۔

(بدر ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء)

۶۔ سوال: نکاح کے بعد رخصتانہ سے قبل میاں بیوی کو ملنے کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ رخصتانہ سے قبل خلوت صحیحہ ناجائز ہے

جواب:۔ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے اکتوبر ۱۹۶۱ء میں محترم صدر صاحب نگران بورڈ کی خدمت میں یہ شکایت لکھی تھی اور حضرت میاں بشیر احمد صاحب مرحوم رضی اللہ عنہم نے نظارت ہذا کو توجہ دینے کے لئے تحریر فرمایا تھا تاکہ جماعت کے کسی فرد سے ایسی حرکت سرزد ہونے پر جماعت کے وقار کو دھکا نہ لگے۔ چنانچہ حضرت صدر صاحب نگران بورڈ کے ارشاد کی روشنی میں نظارت ہذا نے جماعتوں کی رہنمائی کے لئے ایک نوٹ الفضل ۱۹؍اکتوبر ۱۹۶۱ء میں شائع کروا دیا تھا۔

اعلان۔ شہر کے تمام گائے۔ بھینس اور بچھڑوں کو ٹیکہ لگانے کا انتظام مورخہ ۲۲ء بروز جمعہ دفتر ٹاؤن کمیٹی میں بوقت ۸ بجے صبح تا ۱۲½ بجے دوپہر اور ۲½ بجے بعد دوپہر تا ۴½ بجے شام کیا گیا ہے۔ اسی طرح باقی ماندہ مرغیاں جنکو ۹؍۲۹ کو ٹیکہ نہیں ہوسکا تھا انکو بھی اسی مقررہ تاریخ اور وقت پر ٹیکہ لگایا جائے گا۔

سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ

خیمے کا سامان اور تھیلہ معہ ضروری سامان ہر خادم ساتھ لائے ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء (سالانہ اجتماع) منتظم اشاعت

جس کا خلاصہ ذیل میں دیا جاتا ہے

خلاصہ: بعض جماعتوں سے یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ ہماری جماعت میں یہ بات رائج ہو گئی ہے۔ کہ نکاح ہو جاتا ہے۔ مگر رخصتانہ کئی کئی سال تک نہیں ہوتا۔ اور لڑکا اس دوران میں اپنے سسرال آنا جانا شروع کر دیتا ہے۔ . . . . جس وقت نکاح ہو۔ رخصتانہ ساتھ ہی ہو جانا چاہیئے

نظارت ہذا کے نزدیک یہ درست ہے کہ بعض اوقات نکاح اور رخصتانہ میں کئی ماہ بلکہ کئی سال کا فاصلہ ہو جاتا ہے۔ اور اس میں مجبوری کی صورت میں کوئی حرج نہیں اور نہ یہ شریعت کے خلاف ہے۔ البتہ رخصتانہ سے قبل لڑکے کا سسرال کے گھر میں اس طرح آنا جانا کہ ہمسائیوں میں چہ میگوئیاں ہوں۔ ضرور معیوب ہے۔ ایسے حالات میں بدظنی کا دروازہ کھلتا ہے۔ اس لئے اس طریق سے اجتناب کرنا چاہیئے

۷۔ سوال:۔ مومنوں کے درمیان ملاقات کے وقت السلام علیکم کا رواج کم ہوتا جا رہا ہے۔

جواب:۔ سلام کے پھیلانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ افشوا السلام۔ کہ سلام کو پھیلاؤ۔ اور ہماری جماعت کا طرۂ امتیاز ہے کہ یحیی الدین و یقیم الشریعۃ (تذکرہ) کہ دین کو زندہ کیا جائے پس السلام علیکم کا رواج گویا دین کو زندہ کرنا ہے۔ اس بارہ میں سب جماعتوں کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

دعائے مغفرت

محترم مولوی احمد الدین صاحب صحابی ساکنہ بھسود تحصیل چکوال کے چھوٹے بیٹے مکرم میاں رشید احمد صاحب مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۶۶ء کو رات کے ایک بجے حرکت قلب بند ہونے سے سنی بادہ ضلع لائلپور (اسمانی سندھ) میں وفات پا گئے۔ مرحوم کو وہاں ہی امانتاً دفن کیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب مرحوم کے درجات کی بلندی اور مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحوم کے بڑے بھائی مولوی علی قدر صاحب ساکنہ بھسود پہلے ہی بہت کمزور ہیں اور ان کو بھائی کی وفات کا سخت صدمہ ہوا ہے۔ مرحوم کے بچے ابھی چھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی بیوہ اور بچوں کی نگہبانی کے سامان فرما دے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ مرحوم ایک نڈر احمدی تھے۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سے والہانہ عقیدت تھی۔ احباب سے ان کے جنت میں اعلیٰ مقام پانے کے لئے اور دعائے مغفرت کے لئے درخواست ہے۔ (محمد حسین سابق محرر لنگر قادیان و کارکن حلقہ اشاعت بستی شاہ جمال ضلع مظفر گڑھ حال ربوہ)

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

از ۱۶/۹/۶۶ تا ۱۵/۹/۶۶

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

چوہدری عبدالرزاق صاحب ملتان شہر ۱۰/-
بیگم کرامت احمد صاحب محمد علی ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۲۰/-
نوابزادہ محمد امین صاحب نول شہر ۱۰/-
آر ضیاء اللہ خان صاحب گجرات ۱۰/-
نور زینب صاحبہ بیگم میاں محمد شفیع صاحب نیا میانہ پورہ سیالکوٹ ۱۰/-
بیگم محمد شریف صاحب معرفت ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب جنرل ہسپتال کوٹ لکھپت لاہور ۳۰/-
طاہر محمود نعیمی صاحب مصری شاہ لاہور ۱۰/-
مسز خلیفہ عبدالرحمان صاحب لکڑ منڈی کوئٹہ ۱۲/-
مولوی جلال الدین صاحب قمر ربوہ ۱۱/-
محمود احمد صاحب چیف اسسٹنٹ ڈائرکٹر واپڈا لاہور ۲۰/-
محمد حنیف صاحب ابو مہالی بحرین ۲۱/۷۵
مرزا خلیل احمد صاحب رحمان پورہ لاہور ۷۰/-
سعیدہ دریا خان صاحبہ گوالمنڈی لاہور ۱۰/-
بیگم نقی باجرہ صاحبہ جہلم ۳۰/-
طاہر محمود صاحب معرفت شاہنواز لمیٹڈ لاہور ۲۰/-
حمید احمد ظفر صاحب ۱۸۱ E X واپڈا شالیمار لاہور ۱۰۰/-
چوہدری نجاح احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی ۵۰/-
حضرت بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب ربوہ ۱۰/-
محمودہ سعدی صاحبہ راولپنڈی ۱۰/-
بیگم شفاعت حسین صاحب کھاریاں چھاؤنی ۲۰/-
سیٹھی کرم الٰہی صاحب گوجرانوالہ ۲۰/-
عبدالرحیم غنی صاحب زرعی ترقیاتی بنک سانگھڑ ۵۰/-
شیخ مختار نجا صاحب گوجرانوالہ ۲۰/-
فذسیہ اعجاز صاحبہ ۱۰/-
بیگم یزدانی صاحب انکم ٹیکس آفیسر گوجرانوالہ ۲۰/-
ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب سرجن فضل عمر ہسپتال ربوہ ۱۳/-
چوہدری ظفر علی صاحب گکھڑ ۱۰/-
نیاز احمد صاحب بحرین ۲۵/-
چوہدری محمد اصغر صاحب کرنز ۱۰/-

رانا عبدالمجید خان صاحب کنجوور ۱۵/-
شیخ محمد صدیق صاحب گھی والے قبولہ ۳۰/-
مسز سیف اللہ صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۰/-
ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بھکر ۱۰/-
سکرٹری صاحب مال جماعت سول لائن لاہور ۲۰/-
مسز اعجاز امجد صاحب معرفت کیپٹن اعجاز امجد ۳۴ بلوچ سیکشن پاکستان آرمی ۵۰/-
ڈاکٹر صادقہ بیگم صاحبہ سروسز ہسپتال لاہور ۱۰/-
فاطمہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ شیخ کرم دین صاحب آف کینیڈا ۱۰/-
رفیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈل سوگر زرداولپنڈی ۲۵/-
محمد عالم صاحب ڈکو شیڈ کنہ ایل ۱۵/-
سکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ وہاڑی ۲/۵۰
" " " " ملتان شہر ۶۰/-
" " " " لائلپور ۵۰/۵۰
حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ ۱۰/-
محمد یامین صاحب ندیم سیکرٹری مال نیروبی ۳۹۰/-
سکرٹری صاحب مال جماعت اسلامیہ پارک لاہور ۵/۵۰
" " " مردان ۱۳/-
سلطان محمد صاحب پسر فیضی محمد خان صاحب نوابشاہ ۱۰/-
سکرٹری صاحب مال حلقہ کینال پارک لاہور ۱۱/۸۴
" " جماعت ماڈل ٹاؤن بھگت ۱/۵۰
عبدالغفار خان صاحب چک ۹۵ جنوبی سرگودھا ۱۰/-
جماعت احمدیہ ڈسکہ ۱۰/-
محمد عظیم صاحب قریشی کیمسٹس گولبازار ربوہ ۱۰/-
عشرت محمود صاحبہ بنت چوہدری محمود احمد صاحب احمد کمرشل کالج راولپنڈی ۱۰/-
مسز مصلح الدین سعدی صاحب راولپنڈی ۱۰/-
چوہدری بشیر الدین صاحب فنرال راولپنڈی ۱۰/-
نعمان محمد صاحب کوہ نور ملز " ۱۰/-

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھائی کلیم الدین صاحب آنریری سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ ہڈرز فیلڈ (انگلینڈ) معہ اہل و عیال مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء بروز اتوار دوبارہ انگلستان روانہ ہو چکے ہیں۔ جملہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل سفر و حضر میں ان کے شامل حال رہے اور ان کا یہ سفر ان کے لئے اور احمدیت کے لئے بابرکت ہو۔ (ملک منور احمد محمود ریٹائرڈ)

۲۔ خاکسار آجکل بعض پریشانیوں سے دوچار ہے بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد مرزا مدرس کبیر والا ملتان)

۳۔ خاکسار نے امسال بی اے کا امتحان دیا ہے احباب کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

(عبدالحمید سکرٹری مال جماعت احمدیہ سکھر)

۴۔ میرے والد صاحب عرصہ چار پانچ ماہ سے بعارضہ بخار و سنگار بیمار چلے آ رہے ہیں اور روز بروز کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(سراج المنیر بنت ڈاکٹر احسن محمد شاہ صاحب سکرٹری مال چک ۱۰۷ ڈاکخانہ چک ۱۰۴ ج۔ب چوہدری والا براستہ کھڑیانوالہ ضلع لائلپور)

۵۔ خاکسار چند پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(محمد مدد علی از کراچی)

۶۔ ایک دوست چوہدری نور احمد صاحب ولد چوہدری دولت خان صاحب قوم راجپوت عمر ۵۰ سال نے خاکسار کی تحریک پر حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔ احباب استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار رشید احمد چوہدری معلم وقف جدید جالپور)

شکریہ احباب

ہمشیرہ زینب بی بی صاحبہ کی وفات پر احباب کرام نے جو تعزیت کے ہمدردانہ خطوط لکھے ہیں۔ ان سب کا فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں۔ بندہ سب احباب کرام کی ہمدردی کا ممنون ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

صوفی دین محمد احمدیہ دارالشفاء چک تھانہ گوجرانوالہ

تقریب شادی

میرے لڑکے عزیزم محمد ابراہیم کی شادی کی تقریب ۵ ستمبر کو عمل میں آئی۔ میرے لڑکے عزیزم محمد ابراہیم کا نکاح مورخہ ۲ ستمبر کو عزیزہ ثریا بیگم بنت مکرم میاں جلال الدین صاحب فیروز پوری حال کوئٹہ سے مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مسجد احمدیہ کوئٹہ میں بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا عزیزم محمد ابراہیم مکرم چوہدری برکت علی صاحب مرحوم سابق وکیل المال تحریک جدید ربوہ کا نواسہ ہے مورخہ ۷ ستمبر کو دعوت ولیمہ کے طور پر چائے کا انتظام کیا گیا احباب رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ (چوہدری محمد اسمٰعیل کا شتکار گھی، کوئٹہ)

وصایا

نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر مندرجہ ذیل تفصیل سے آگاہ فرمائیں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

وصیت نمبر ۱۳۵۵۵:- میں عبد الکریم ولد ندیم اللہ صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۶ء ساکن رائچور ضلع گلبرگہ صوبہ میسور اسٹیٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۳/۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے
۱۔ میرا ایک لیتھو پرنٹنگ پریس بنام نذیل پرنٹنگ پریس ہے جس کی موجودہ قیمت/۶۰۰۰ روپیہ ہے۔ لیکن میں اس وقت/۶۰۰۰ روپے کا مقروض بھی ہوں۔ میں اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مجھے پریس کے کام سے مبلغ ... روپیہ ماہوار آمد ہوتی ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:- عبد الکریم۔

گواہ شد:- سید بشیر الدین ولد محمد عثمان صاحب یادگیر۔

گواہ شد:- سید محمد الیاس ولد حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب ؓ یادگیر

وصیت نمبر ۱۳۶۶۳:-
میں امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ محمد محمد نسیم احمدی لائن انسپکٹر قوم صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیض آباد ڈاک خانہ خاص ضلع فیض آباد صوبہ یوپی، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۱/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:
اس وقت میری مندرجہ ذیل جائداد ہے:-

زیورات	وزن	قیمت روپے
ہار طلائی ۲ عدد	۲ ½ تولے	۵۴۰۔۔۔
کڑے طلائی چار عدد	۳ ¾ تولے	۵۲۰۔۔۔
کان کا رنگ ایک عدد	¾ ۳ تولے	۱۳۵۔۔
مانگ ٹکہ ایک عدد	۶ آنہ بھر	۹۰۔۔
انگوٹھی طلائی ایک عدد	۳ آنہ بھر	۳۵۔۔
انگوٹھی کرٹ گولڈ		۲۸۔۔
گھڑی لیڈیز ۱ عدد		۱۵۰۔۔
مہر بذمہ خاوند		۲۰۰۰۔۔
میزان		۳۴۹۸۔۔

نوٹ:- میں امۃ الحفیظ بیگم بیدائشی احمدی زوجہ محمد نسیم احمدی تا ۶/۱۱/۶۶ خدا کو حاضر ناظر جان کر اپنی کل مندرجہ بالا جائداد جس کا ذکر اوپر کر دیا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کرتی رہوں گی اور ۲ روپیہ ماہوار گھر کے خرچ سے بہشتی مقبرہ قادیان کو ادا کرتی رہوں گی۔ خدا تعالیٰ میری اس وصیت کو قبول فرمائے آمین۔

میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ سوائے اس جائداد کے جس کا حصہ میں اپنی زندگی میں ادا کر جاؤں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الاعتماد:- امۃ الحفیظ

گواہ شد:- محمد رفیع اللہ انچارج میڈیکل ہال فیض آباد۔ (یوپی)

گواہ شد:- محمد نسیم احمدی لائن انسپکٹر قائم گنج فرخ آباد۔ (یو۔پی)

گوجرانوالہ کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ
مکرم بشیر احمد صاحب صحرائی نیوز ایجنٹ ریل بازار گوجرانوالہ
سے حاصل کریں (منیجر)

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر

اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

سے

حاصل کریں (منیجر)

امانت تحریک جدید

کے متعلق:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد
"احباب سلسلہ اپنے مفاد کے مدنظر زیادہ روپیہ تحریک جدید کے امانت فنڈ میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"۔ احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

اطبا کے لئے ضروری اعلان

مغربی پاکستان طبی کانفرنس کے جنرل سیکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ مغربی پاکستان طبی کانفرنس کی رکن سازی کی میعاد ۳۱؍ اکتوبر ۱۹۶۶ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ جو اطباء ابھی تک کانفرنس کے رکن نہیں بن سکے وہ مغربی پاکستان طبی کانفرنس کے دفتر واقع ۲۴ خالد مارکیٹ چوک سرجن سنگھ لاہور سے فارم رکنیت طلب کر کے رکن بن جائیں۔

ضروری اعلان

ستمبر ۱۹۶۶ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی جملہ ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰؍ اکتوبر تک ضرور بھجوا دیں ورنہ دفتر ہذا مجبوراً بنڈلوں کی ترسیل روک دے گا۔ (منیجر)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ حفیظہ بیگم صاحبہ کا اپریشن لاہور میں ہوا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (راشد مظفر دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

انگوٹھی گمشدہ کا:- مورخہ ۲۹؍ جون ۱۹۶۶ء کو جامعہ نصرت کے قریب دوچار میں کچھ نقدی ملی تھی۔ جس بہن بھائی کی ہو وہ نشانی بتلا کر مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔
(مرزا ظفر احمد۔ بیت الحفیظ۔ دار الصدر۔ غربی ربوہ)

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کو جماعت کے نامور اہل قلم حضرات کا تعاون حاصل ہے اہم علمی اور تربیتی مضامین سے آپ بھی فائدہ اٹھائیں
(ناظم اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

قرآن مجید کی رُو سے انفاقِ فی سبیل اللہ کی دو بڑی اغراض

اوّل اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حصول دوم قوم کی مضبوطی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت ۲۶۶ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ کَمَثَلِ جَنَّۃٍ ......الخ (اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو مضبوط کرنے کے لئے خرچ کرتے ہیں ان کی حالت باغ کی حالت کے مشابہ ہے .....) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

”یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ کی دو اغراض بیان فرمائی ہیں اوّل ابتغاء مرضات اللّٰہ دوم تَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حصول اور قوم کی مضبوطی کیونکہ صدقات کے نتیجہ میں غرباء کو ترقی کے مواقع میسر آجاتے ہیں اور وہ بھی اپنی قوم کا ایک مفید جزو بن جاتے ہیں۔ جس قوم کے افراد گرے ہوئے ہوں وہ قوم کبھی تفیی حد پر مضبوط نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ گرے ہوئے افراد اس کے لئے بوجھ بن جاتے ہیں اور وہ ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھانے سے قاصر رہتی ہے۔ اسی لئے یورپین قومیں جن کا خدا تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں وہ بھی محض اس لئے صدقہ و خیرات کرتی رہتی ہیں کہ قوم کے غرباء کی ترقی سے خود قوم بڑھتی اور ترقی کرتی ہے۔ غرض صدقہ کی اسلام نے دو اغراض بتائی ہیں اوّل اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حصول جو سب سے بڑی اور حقیقی غرض ہے۔ دوم قوم کی مضبوطی۔ کیونکہ غرباء کی مدد درحقیقت اپنی مدد ہوتی ہے۔

دوسرے معنے اس کے یہ بھی ہیں کہ جب مومن کمزور اور بے سہارا لوگوں کی امداد کے لئے اموال خرچ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی مدد کرتا ہے اور ان کی مضبوطی اور ترقی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ اسی نکتہ کی طرف رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث اشارہ کرتی ہے کہ جو شخص اپنے مومن بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کے مشکل اوقات میں اس کی تائید فرماتا ہے۔

(۲) پھر روحانی طور پر اس انفاق کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے وہ آہستہ آہستہ دین میں مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے میں نے اپنی جماعت کے لوگوں کو بارہا کہا ہے کہ جو شخص دینی لحاظ سے کمزور ہو وہ اگر اور نیکیوں میں حصہ نہ لے سکے تو اس سے چندہ ضرور لیا جائے کیونکہ جب وہ مال خرچ کرے گا تو اس سے اُس کو ایمانی طاقت حاصل ہو گی اور اس کی جرأت اور دلیری بڑھ جائے گی اور وہ دوسری نیکیوں میں بھی حصہ لینے لگ جائے گا۔ یہ معنے اس صورت میں ہوں گے جب کہ تَثْبِیْتًا کو حال بنایا جائے اگر اسے مفعول لاجلہٖ قرار دیں تو پھر پہلے دو ہی معنے ہوں گے“

(تفسیر سورۃ البقرہ صـــ ۶۱۲)

احمدیہ ہوسٹل لاہور میں داخلہ

احمدیہ ہوسٹل لاہور عہ ۱۰۸ ماڈل ٹاؤن کی شاندار کوٹھی میں واقع ہے جو طالب علم لاہور کے کسی کالج میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کی اطلاع اور آسانی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ ہوسٹل میں رہائش اور کھانے وغیرہ کی اعلیٰ رعایتی سہولتوں کے علاوہ دینی ماحول میسر ہے باجماعت نمازوں کے ساتھ درس القرآن درس الحدیث۔ درس ملفوظات کا انتظام ہے۔

والدین اپنے بچوں کو لاہور کی عام ناپسندیدہ فضا سے محفوظ رکھنے کے لئے احمدیہ ہوسٹل میں داخل کروائیں۔

سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل
۱۰۸سی ماڈل ٹاؤن لاہور

-:-

مشرقی پاکستان کے ساحلی علاقوں میں طوفان سے ۱۲۳ افراد ہلاک

جزیرہ سینڈ ڈوپ میں دس دس فٹ پانی کھڑا ہے۔ بہت سے مکان تباہ ہو گئے

صوبائی حکومت کی طرف سے طوفان زدگان کی امداد کے لئے ۹۰ ہزار روپے اور ۵ ہزار من اناج کی منظوری

ڈھاکہ ۳ر اکتوبر۔ خلیج بنگال میں گزشتہ دو تین روز سے جو شدید طوفان آیا ہوا تھا اندیشہ ہے کہ اس سے مشرقی پاکستان کے جزیرہ سینڈ ڈوپ میں ۱۲۳، افراد ہلاک ہو گئے ہیں خبر رساں ایجنسیوں نے اس جزیرہ میں مرنے والوں کی تعداد تین سو بتائی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے مویشی بھی ہلاک ہوئے ہیں اور مکانوں کی ایک بڑی تعداد تباہی کی نذر ہو گئی ہے جزیرہ میں دس دس فٹ پانی کھڑا ہے اور بے شمار لوگوں نے اونچے مقامات اور بلند و بالا اونچی عمارتوں میں پناہ لے رکھی ہے صوبائی حکومت نے طوفان زدگان کی امداد کے لئے ۹۰ ہزار روپے اور پانچ ہزار من اناج منظور کیا ہے۔ حسب ضرورت مزید امداد بھی دی جائے گی۔ اس امداد کا فیصلہ اعلیٰ سطح کی ایک کانفرنس میں کیا گیا جس کی صدارت مشرقی پاکستان کے قائمقام گورنر جناب علی اصغر نے کی۔

خلیج بنگال میں اٹھنے والا یہ شدید طوفان پرسوں مشرقی پاکستان کے ساحلی علاقوں تک پہنچا تھا آٹھ گھنٹہ تک متعدد ساحلی علاقے شدید طوفان کی زد میں رہے

طوفان کے دوران کاکسز بازار، ساحلی جزیرے، چاٹگام اور نواکھلی کے بہت سے علاقوں میں طوفان کا پانی داخل ہو گیا ابتدائی اطلاع کے مطابق چاٹگام میں ۱۲ اشخاص ہلاک ہو گئے تھے چاٹگام کے ساحلی علاقے میں طوفان کا پانی بندرگاہ اور ملک کے صنعتی علاقے کے آس پاس اور نشیبی علاقوں میں داخل ہو گیا۔ ان علاقوں کے بیس ہزار افراد کو محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا۔ صوبے کے وسیع علاقوں میں ہوا کے شدید جھکڑ چلتے رہے بعض علاقوں میں موسلا دھار بارش ہوئی اور متعدد اضلاع سے معمولی بارش اور بوندا باندی کی اطلاعات ملیں طوفان کا زور پرسوں رات ہی ٹوٹ گیا تھا

اب پانی بڑی تیزی سے اتر رہا ہے۔ چاٹگام میں زندگی رفتہ رفتہ معمول پر آرہی ہے۔ طوفانی جھکڑوں کی وجہ سے جو درخت اور بجلی کے کھمبے گر گئے تھے اور ان کی وجہ سے آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا ہو گئی تھی انہیں اب صاف کیا جا رہا ہے شہر میں بجلی کی سپلائی بھی جزوی طور پر بحال کر دی گئی ہے ڈھاکہ میں زندگی معمول پر آگئی ہے چونکہ بہت سے علاقوں میں ابھی تک سمندر کا پانی کھڑا ہے اس لئے سردست نقصان کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے۔

داخلہ تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بی اے/بی ایس سی کلاسز کا داخلہ ۲۹ ستمبر ۶۶ء سے شروع ہے۔ پہلے پانچ روز تک بغیر لیٹ فیس کے اور اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ ہو گا۔

ہونہار ذہین اور مستحق طلباء کے لئے فیس اور انعامی وظائف کی مراعات موجود ہیں۔

انٹرویو کے لئے گارڈین کے ہمراہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ساتھ لادیں۔

(قاضی محمد اسلم پرنسپل)